ڈاکٹر خالد محمود سومرو
ممبر سینیٹ آف پاکستان

امریکا اور اس کے حواری:
انسانی حقوق کے علمبردار یا بیگناہ انسانوں کے قاتل

چند ماہ قبل امریکا نے پاکستان' ایران' سعودی عرب' سوڈان' شام' افغانستان' عراق' لبنان' لیبیا' یمن' صومالیہ' نائجیریا' الجیریا اور کیوبا کے باشندوں کو امریکی ایئرپورٹوں پر ان کو برہنہ کرکے انکی جامہ تلاشی لینے اور ان کے ایکسریز نکالنے کے بعد ان کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے کے احکامات جاری کئے تھے۔

سینیٹ اور قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں پاکستان کے ارکان پارلیمینٹ نے امریکہ کی جانب سے عائد کردہ ان ذلت آمیز احکامات کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی حکومت سے کہا جائے کہ یہ احکامات نا قابل قبول اور انتہائی توہین آمیز ہیں۔ اس لئے امریکہ اپنے ان احکامات کو واپس لے اور اگر امریکہ اپنے ان احکامات کو واپس نہ لے تو حکومت پاکستان بھی امریکیوں کے لئے اس قسم کے اقدامات کا اعلان کرے کہ آج کے بعد جو بھی امریکی پاکستان آئے گا اس کی بھی اسی طرح جامہ تلاشی لی جائے گی اور احتجاج کے طور پر کوئی بھی پاکستانی وزیر یا افسر اس وقت تک امریکا نہ جائے جب تک امریکہ اپنے یہ احکامات واپس نہ لے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ کی جانب سے شروع کردہ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ جو کہ حقیقت میں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف جنگ ہے' اس نام نہاد جنگ میں پاکستان نے اربوں کھربوں کا اپنا نقصان بھی کیا' ہزاروں جوان بھی شہید کرائے۔ امریکہ کو خوش کرنے کے لئے اور راضی رکھنے کے لئے اپنے شہروں کو بھی برباد کرایا' اپنے ہم وطنوں کو بھی تہ تیغ کیا' امریکہ کو اڈے بھی دیئے' ہر قسم کی سہولیات بھی فراہم کیں' اس کے باوجود بھی امریکہ کی جانب سے پاکستانیوں کی تذلیل اور توہین کے احکامات صادر ہو رہے ہیں اور امریکہ کی جانب سے ڈومور (یعنی ابھی آپ نے تھوڑے لوگ مارے ہیں' مزید بیگناہوں کو مارو) کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ حکومت پاکستان سوچے کہ امریکہ کی غلامی سے پاکستان کو کیا حاصل ہوا؟

قرآن مقدس میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ یہ یہودی اور عیسائی اس وقت تک تم سے راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ تم اپنا دین اسلام چھوڑ کر ان کے دین کو قبول نہیں کر دگے۔ ابھی حال ہی میں پاکستان کی بے گناہ بیٹی

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بارے میں امریکہ کے ایماندار' عدل و انصاف کے علمبردار اور ہیومن رائٹس کے چیمپئن جج صاحبان کا فیصلہ بھی آپ حضرات کی نظروں سے گزرا ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ بندوق اٹھا کر امریکہ کے ساتھ جنگ شروع کردیں' بلکہ ہمارا کہنا یہ ہے کہ آپ امریکہ کے ناجائز احکامات کو نہ مانیں' چند ڈالروں کے عوض قومی غیرت کو نیلام نہ کریں' اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔

اللہ رب العزت نے مملکت خداداد پاکستان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے' بہت سارے ممالک میں آپ کو اتنے وسائل نظر نہیں آئیں گے جتنے اللہ رب العزت نے ہمیں دیئے ہیں۔ تیل' گیس کے ذخائر' کوئلے کے ذخائر' معدنیات کے ذخائر' سونے اور چاندی کے ذخائر' دریا' سمندر' بہترین نہری نظام' آباد زمینیں' سرسبز اور شاداب چراگاہیں' ہر قسم کی فصلیں' اناج' پھل فروٹ' جھیلیں' آبشاریں' خوبصورت پہاڑ' عظیم الشان وادیاں وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے حکمران اگر ایمانداری کے ساتھ اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں' کشکول اٹھانے کی بجائے سادگی اور کفایت شعاری کو اپنائیں' بھیک مانگنا چھوڑ دیں' کاسہ گداگری کو سمندر میں پھینک دیں' عیاشیاں چھوڑ دیں' اپنے ہم وطنوں کو رعایتیں دیں۔ ملکی صنعت کاروں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھیں' تو تھوڑے ہی عرصے میں ملک کی کایا کو پلٹا جاسکتا ہے۔ اور ہم خیرات لینے کی بجائے خیرات دینے والے بن سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ہمت' جرات' استقامت اور توکل علی اللہ کی اشد ضرورت ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو جس کو خیال خود آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

امریکہ نے ہمارے اوپر جو پابندیاں لگائی ہیں' اور اپنے ایئرپورٹوں پر پاکستانیوں سمیت جن چودہ ممالک کے باشندوں کی سخت ترین چیکنگ کے جو احکامات جاری کیے ہیں۔ میرے خیال میں اس کے دو وسبب ہوسکتے ہیں' ایک یہ کہ ان ممالک میں جنگی جنون زیادہ ہے اور دوسرا یہ کہ شاید ان ممالک میں جرائم کی شرح سب سے زیادہ ہے۔

اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مذکورہ بالا دونوں اسباب کے بارے میں کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھوں تاکہ آپ خود فیصلہ کرسکیں کہ جنگی جنون مسلمانوں میں زیادہ ہے یا کفار میں اور جرائم کی شرح کن ممالک میں زیادہ ہے۔ مسلمان ممالک میں یا کافروں کے ملکوں میں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا میں کوئی بھی ملک جنگی جنون کے حوالے سے امریکہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ویسے تو دوسرے کفار کے ممالک بھی اس حوالے سے کچھ کم نہیں۔

امریکہ آج سے نہیں بلکہ 52-1951ء سے ایسی مذموم حرکتیں کررہا ہے جس سے اس کا بھیانک چہرہ کھل کر سامنے آرہا ہے۔ شروع سے امریکہ کے عزائم استعماری اور توسیع پسندانہ رہے ہیں۔

1950ء سے 1953ء تک کورین وار میں امریکہ نے تین لاکھ 26 ہزار 863 فوجی بھجوائے' جن میں سے 36 ہزار 544 مارے گئے۔ اس جنگ پر امریکہ نے 320 ارب ڈالر خرچ کیے اور اس جنگ میں 15 لاکھ انسان

قتل کئے گئے۔___ ویت نام وار میں 1964ء سے 1973 تک امریکہ نے پانچ لاکھ 49 ہزار فوجی بھجوائے۔ ان میں سے 48 ہزار 209 فوجی مارے گئے۔ اس جنگ پر امریکہ نے 686 ارب ڈالر خرچ کئے۔ اور اس جنگ میں 13 لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا۔___ 91-1990 میں فرسٹ گلف وار میں امریکہ نے چھ لاکھ 96 ہزار 550 فوجی بھجوائے۔ جن میں سے 382 مارے گئے۔ اس جنگ پر امریکہ نے 96 ارب ڈالر خرچ کئے۔___ 2003ء میں دوسری گلف وار میں امریکہ نے پہلی مرتبہ ایک لاکھ 15 ہزار فوجی بھجوائے۔ اور دوسری مرتبہ 2009ء میں اڑھائی لاکھ فوجی بھجوائے۔ جن میں سے 4367 فوجی مارے گئے۔ اس جنگ پر امریکہ نے 648 ارب ڈالر خرچ کئے۔ اور گلف وار میں مجموعی طور پر تقریباً ایک لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا۔

اس کے بعد افغانستان میں 2001ء میں امریکہ نے 71 ہزار فوجی بھجوائے اور 171 ارب ڈالر خرچ کئے۔ اور اس کے بعد مزید 30 ہزار فوجی بھجوائے اور 30 ارب ڈالر کا خرچ کیا۔ افغانستان میں 1979ء سے لے کر اب تک یعنی روس کی جانب سے مسلط کردہ جنگ سے لے کر اب امریکہ کی جانب سے لڑی جانے والی جنگ تک مجموعی طور پر دس لاکھ سے زائد انسانوں کو لقمہ اجل بنایا گیا ہے۔ جبکہ لاکھوں لوگ اب تک اپنے گھروں سے محروم ہیں' اور دربدری کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

ویسے بھی اگر آپ کفار کی تاریخ کھولیں گے تو آپ ان کی درندگی دیکھ کر لرز جائیں گے۔ یہ لوگ جو اپنے آپ کو انسانی حقوق کا چیمپئن کہلواتے ہیں' اگر آپ ان کے کرتوت دیکھیں گے تو یہ آپ کو وحشی درندے نظر آئیں گے۔ یہ اسلام کے دشمن' انسان ذات کے دشمن' امن وامان کے دشمن اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے باغی' انسانی حقوق کے علمبردار نہیں بلکہ یہ مظلوم انسانوں کے قاتل ہیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ فرانس میں جب جمہوریت کے نام پر انقلاب برپا کیا گیا تو اس موقع پر 62 لاکھ لوگوں کو قتل کیا گیا تھا۔ 1914ء کی خطرناک جنگ عظیم میں جب یورپین ممالک کا جرمنی کے ساتھ جھگڑا ہوا تھا تو اس جنگ میں روس کے 17 لاکھ' فرانس کے 13 لاکھ 70 ہزار' اٹلی کے 4 لاکھ 20 ہزار' آسٹریلیا کے 8 لاکھ' برطانیہ کے 7 لاکھ 20 ہزار' بلغاریہ کے ایک لاکھ' رومانیہ کے ایک لاکھ اور امریکہ کے 50 ہزار انسان قتل ہوئے۔ مجموعی طور پر اس جنگ عظیم میں 73 لاکھ اور 38 ہزار لوگ قتل ہوئے تھے۔

دوسری جنگ عظیم کے موقع پر بھی کفار نے اربوں کھربوں ڈالر اور پونڈ جنگ پر خرچ کئے تھے' دوسری جنگ عظیم میں روس کے 7 لاکھ 50 ہزار' امریکہ کے 3 لاکھ' برطانیہ کے 5 لاکھ 50 ہزار' اٹلی کے 3 لاکھ' چین کے 22 لاکھ اور جاپان کے 15 لاکھ انسان مارے گئے تھے۔ ان تمام انسانوں کی مجموعی تعداد ایک کروڑ 6 لاکھ بنتی ہے۔ جبکہ لاکھوں لوگ ان جنگوں کی وجہ سے معذور اور اپاہج بن گئے تھے۔

پاکستان کو ایٹمی طاقت کی حیثیت سے برداشت نہ کرنے والے امریکہ نے جنگ عظیم دوم کے موقع پر ہیروشیما اور ناگا ساکی پر ایٹم بم گرا کے 2 لاکھ 75 ہزار بے گناہ انسانوں کو لقمہ اجل بنایا تھا' امریکہ نے ان شہروں پر 12 ہزار ٹن وزنی بم برسا کر شہری آبادیوں کو بھسم کیا تھا۔

یہ حقائق ہیں اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا جنگی جنونوں میں کافر ممالک کا اور خاص طور پر امریکہ کا دنیا کا دوسرا کوئی ملک مقابلہ کر سکتا ہے۔ امریکیوں کو خواہش ہے کہ ساری دنیا ان کی نوکری کرے وہ واحد سپر پاور کی حیثیت سے سب کو لتاڑے رہے' کوئی اس کی حکم عدولی نہ کرے۔ پوری دنیا کے انسان اس کی چوکھٹ پر جھکتے رہیں۔

جنگی جنون کے علاوہ دیگر جرائم کے حوالے سے بھی کافر ممالک سب سے آگے ہیں۔ مجموعی جرائم کے حوالے سے ٹاپ کرنے والے ٹاپ ٹین کنٹریز میں آئس لینڈ' سویڈن' نیوزی لینڈ' گرینیڈا' ناروے' برطانیہ' ڈنمارک' فن لینڈ' اسکاٹ لینڈ اور کینیڈا شامل ہیں۔ جن ممالک میں خودکشیاں زیادہ ہورہی ہیں ان میں نیوزی لینڈ' فن لینڈ' سوئٹزرلینڈ' کینیڈا' آسٹریا' آسٹریلیا' امریکہ' بیلجیئم' فرانس اور سویڈن سرفہرست ہیں۔ جن ممالک میں قتل زیادہ ہورہے ہیں ان میں انڈیا' روس' کولمبیا' ساؤتھ افریقہ' امریکہ' میکسیکو' وینزویلا' فلپائن' تھائی لینڈ اور یوکرائن ٹاپ پر ہیں۔

جن ممالک میں منشیات کا کاروبار زوروں پر ہے ان میں جرمنی' برطانیہ' کینیڈا' ساؤتھ افریقہ' سوئٹزرلینڈ' بیلجیئم' سوئیڈن' اٹلی' پولینڈ اور جاپان سرفہرست ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق جو آپ کے سامنے پیش کئے گئے یہ بین الاقوامی ڈیٹا سے لئے گئے ہیں۔ جن کو ترتیب دینے والے مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔ ان حقائق سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں کافروں کے ملک بدامنی' قتل وغارتگری' افراتفری کے حوالے سے سب سے آگے ہیں۔

لیکن ان ممالک کی میڈیا اپنے ممالک کے گناہوں کو چھپاتی ہے اور بین الاقوامی سطح پر ان ممالک کی جو تصویر پیش کی جاتی ہے اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان ممالک میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی اور ان ممالک میں شاید سارے فرشتے رہتے ہیں۔ عوام الناس کو یہ حقیقت معلوم ہونی چاہیے کہ کفار ایک دوسرے کے دوست ہیں اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں' ان سے خیر کی توقع رکھنا فضول ہے۔

اگر ہمیں یہ ممالک کوئی امداد دیتے ہیں تو اس امداد کے پیچھے بھی ان کے اپنے مقاصد ہوتے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کی ذات پر بھروسہ کریں' کافروں کی چوکھٹ پر جھکنے کے بجائے اللہ رب العزت کے دروازے پر جھکیں' اللہ سے مدد مانگیں' ہماری میڈیا کو چاہیے کہ وہ کفار کے گیت گانے اور ان کے راگ الاپنے کے بجائے اللہ اور اللہ کے رسول کے پیغام کو عام کریں' ہمارے دانشوروں کو چاہیے کہ وہ مغرب کی تقلید کی بجائے قوم کو غیرت کا سبق پڑھائیں' ہماری عدلیہ کو چاہیے کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق فیصلے صادر کرے اور انصاف کے تقاضوں کو

پورا کرے' ہماری پارلیمنٹ کو چاہیے کہ وہ ایسی قانون سازی کرے جس کے نتیجے میں امت میں وحدت پیدا ہو اور قانون کی حکمرانی ہو' ہمارے افسران کو چاہیے کہ وہ رشوت اور ناجائز سفارش کے بجائے ایماندارانہ انداز میں کام کریں' ہمارے منتخب نمائندوں کو چاہیے کہ وہ میرٹ کا قتل عام رکوائیں' حقداروں کو ان کا حق دلوائیں اور غریب مسکین' بے بس اور بے کس لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کروائیں' ہماری فوج کو چاہیے کہ وہ اپنے ماٹو پر عمل کرنے کی کوشش کرے' ساری دنیا کو پتہ ہے کہ پاک فوج کا ماٹو ہے ایمان' تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ۔

اگر ہماری قوم بے ایمانی کو چھوڑ کر ایمانداری کا راستہ اختیار کرے' شیطان کی اطاعت کو چھوڑ کر تقویٰ اور پرہیز گاری اور خوف خدا کو اپنائے اور بزدلی اور بے غیرتی کی چادر کو پھینک کر جہاد فی سبیل اللہ کے فلسفہ پر عمل کرلے تو ہم آج بھی دنیا میں باعزت مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ہماری ذلت اور غلامانہ ذہنیت سمجھ سے بالاتر ہے' ہماری قوم کو چاہیے کہ وہ مخلص اور منافق میں' دوست اور دشمن میں' اپنے اور پرائے میں' اللہ کے بندوں اور شیطان کے بندوں میں فرق کرے اور وقت آنے پر ایماندار قیادت کو آگے لائے۔اللہ رب العزت ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ پاک ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے اور ہمارے ملک کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ فرمائے۔امین۔

بقیہ صفحہ ۳۷ سے

(اسلاف کے قیمتی ملفوظات)

(۲) "سلامة الروح في ترك الآثام" اور روح کی سلامتی گناہ چھوڑنے میں ہے۔

(۳) "سلامة الدین في الصلوة علیٰ محمد خیر الانام "۔اور دین کی سلامتی مخلوقات میں سے بہترین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں ہے۔ (اخبار الاخیار فی اسرا الابرار فارسی:ص ۳۴)

تین چیزوں پر شیطان کا تمسخر: شیخ نصر بن محمد ابراہیم السمر قندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۷۳ھ لکھتے ہیں، حکماء کا قول ہے: جو آدمی تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے شیطان اس کا تمسخر اڑاتا ہے۔

(۱) جو شخص دنیا کی محبت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے ذکر کی حلاوت (مٹھاس) کا دعویٰ کرے۔

(۲) جو شخص اپنے نفس کے بغیر خدا کی رضا کا دعویٰ کرے۔

(۳) جو شخص مخلوق کی تعریف کو پسند کرتے ہوئے اخلاص کا دعویٰ کرے۔ (تنبیہ الغافلین عربی:ص ۲۱۵)

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا سرعت مطالعہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ المتوفی ۱۲۳۹ھ رقمطراز ہیں...... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم صغیر طبرانی کو بھی جس میں ایک ہزار پانچ سو حدیثیں مع اسناد مروی ہیں، ظہر و عصر کے مابین ایک ہی مجلس میں ختم کر ڈالا۔ (بستان المحدثین مترجم ص ۳۰۲) (ماخوذ از کتابوں کے اوراق سے)